کیا فرشتے اللہ کے ولی سے کلام کرسکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:SAR-7664 تاریخ: 22-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا فرشتے اللہ کے ولی سے کلام کرسکتے ہیں؟ جیسا کہ "بھجۃ الاسرار"میں غوث اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے منقول ہے کہ آپ سے فرشتے نے کلام کیا۔ کیا اِس کلام کو وحی کہا جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فرشتے کا انسانی شکل میں آکر انبیائے کرام کے علاوہ عام انسانوں یا بالخصوص اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں سے گفتگو کرنا ، ممکن بلکہ قرآنِ مجید سے ثابت ہے اور اِسے وحی نہیں کہا جا سکتا ، کیونکہ علمائے اسلام نے وحی کی خاص تعریف(Definition) بیان کی ہے، جس سے یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ بالخصوص انبیاء اور رسولوں پر نازل ہونے والے خدا کے خاص کلام کو ہی وحی کہا جاتا ہے، اُن کے علاوہ کسی بھی فرد سے فرشتوں کا کلام ہونا وحی نہیں ہے۔ وحی قرار دینے کی نفی شرعی اصطلاح کی وجہ سے ہے، ورنہ وحی کے لغوی معانی میں سے بعض معنٰی کے اعتبار سے خود قرآن مجید میں وحی کا لفظ غیر انبیاء کے لیے استعمال ہوا ہے، جیسے شہد کی مکھی کی طرف وحی کے الفاظ سورۃ نحل میں ہیں، بلکہ شیاطین کے ایک دوسرے کو وسوسے ڈالنے پر بھی قرآن مجید میں وحی کا لفظ موجود ہے، لیکن فی زمانہ چونکہ وحی کا لفظ عام طور پر شرعی اصطلاح کے طور پر ہی استعمال ہوتا ہے، اس لیے اب دیگر صورتوں پر وحی کا لفظ بولنے سے اجتناب کیا جائے گا۔

دلائل ملاحظہ ہوں:

فرشتوں کا خدا کے نیک بندوں سے کلام ممکن بلکہ ثابت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا کے بارے میں فرمایا ﴿وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہیں خوب پاکیزہ کردیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کرلیا ہے۔" (پارہ3، سورہ آل عمران، آیت42)

اِس آیت میں فرشتوں سے مراد فرشتوں کے سردار یعنی حضرت جبریل امین علیہ الصلوۃ والسّلام ہیں، جیسا کہ تفسیرِ

جلالین میں ہے اور آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهَا نے انسانی صورت میں اُن کی زیارت کی اور انہوں نے آپ سے کلام بھی کیا، چنانچہ آپ کا صورتِ انسانیہ میں متشکل ہونا یوں بیان کیا گیا﴿فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا﴾ترجمہ کنزالعرفان: ”تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (جبرائیل) بھیجا، تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت بن گیا۔“

(پارہ16، سورہ مریم، آیت17)

اِس آیت کریمہ کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 710ھ/1310ء) لکھتے ہیں: ”فتمثل لها جبريل في صورة آدمي شاب أمرد وضيء الوجه جعد الشعر، مستوى الخلق وإنما مثل لها في صورة الإنسان لتستأنس بكلامه ولا تنفر عنه ولو بدا لها في صورة الملائكة لنفرت ولم تقدر على استماع كلامه“ ترجمہ: آپ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سامنے نوجوان، بے ریش، روشن چہرے اور پیچ دار بالوں والے آدمی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے انسانی شکل میں آنے کی حکمت یہ تھی کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کے کلام سے مانوس ہو جائیں اور ان سے خوف نہ کھائیں، کیونکہ اگر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اپنی ملکوتی شکل میں تشریف لاتے، تو حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا خوف زدہ ہو جاتی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا کلام سننے پر قادر نہ ہوتی۔

(تفسیر نسفی، جلد2، صفحہ329، مطبوعہ دار الکلم الطیب، بیروت)

آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهَا نبیہ نہیں ہیں، مگر صالحہ، عابدہ اور برگزیدہ خاتون ضرور ہیں، چنانچہ تفسیرِ رازی میں ہے: ”اعلم أن مريم رضى الله عنها ما كانت من الأنبياء لقوله تعالى: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴾ [يوسف: ١٠٩] وإذا كان كذلك كان إرسال جبريل عليه السلام إليها إما أن يكون كرامة لها، وهو مذهب من يجوز كرامات الأولياء، أو إرهاصا لعيسى عليه السلام، وذلك جائز عندنا“ ترجمہ: تم جان لو! حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهَا انبیاء میں سے نہیں ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے مرد ہی تھے۔“ جب آپ انبیاء میں سے نہ ہوئیں، تو اللہ تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسَّلَام کو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهَا کی جانب بھیجنا یا تو آپ کی عظمت و کرامت کے سبب تھا، جیسا کہ یہ اُن کا مذہب ہے، جو کراماتِ اولیاء کو جائز و ثابت مانتے ہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ یہ ”عیسیٰ علیہ السلام کا ارہاص“ تھا اور یہ ہمارے نزدیک جائز و ممکن ہے۔

(تفسیر الرازی، جلد8، صفحہ47، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فرشتوں کا اللہ کے خاص بندوں سے کلام کرنا مذکورہ گفتگو سے ثابت ہو چکا، جہاں تک عام افراد سے ہم کلام ہونے کا تعلق ہے، تو اُن سے بھی گفتگو کرنا ثابت ہے، چنانچہ دو فرشتوں یعنی ہاروت اور ماروت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آزمائش کے لئے

مقرر فرمایا کہ جو جادو سیکھنا چاہے اُسے نصیحت کریں اور یہ چیز قرآنِ حکیم سے ہی ثابت ہے کہ اُن کی نصیحت "باہمی کلام" کے ذریعے ہی تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے "حَتّٰى يَقُوْلَآ" کا کلمہ بیان فرمایا۔ اِس سے پتا چلا کہ یقیناً وہ بھی انسانی صورت میں آ کر عام لوگوں سے ہم کلام ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هٰرُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں، تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔"

(پارہ1، سورۃ البقرہ، آیت102)

ہاروت ماروت کے متعلق مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "ہاروت ماروت فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے، بلکہ صحبت بھی کر سکتے تھے۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد1، صفحہ24، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

فرشتہ انسانی صورت اختیار کر سکتا ہے، اِس میں کوئی استحالہ نہیں ہے، قرآنِ حکیم کی ہی چند آیات سے فرشتوں کا انسانی صورت میں متشکل ہونا ثابت ہے، مثلاً: حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا آنا اور کلام کرنا، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پاس فرشتوں کا مہمان بن کر آنا اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے گھر پر انسانی صورت میں آنا۔

اِس کے علاوہ بہت سی احادیث میں بھی فرشتوں کا انسانی صورت میں متشکل ہونے کا ثبوت موجود ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں "حدیثِ جبریل" بہت مشہور ہے، اُس میں بڑی وضاحت سے یہ بات موجود ہے کہ حضرت جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام انسانی صورت میں نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام صحابہ کرام کے لیے اجنبی شخص تھے، مگر سفری آثار بالکل نہ تھے، کہ آپ کے مسافر ہونے کا گمان ہوتا، آپ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دوزانو بیٹھے اور گفتگو کا آغاز کیا، چند سوالات پوچھے، جنہیں قریب بیٹھے سب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سماعت کیا، جب وہ چلے گئے، تو نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ خبر دی کہ یہ جبریل امین تھے اور درحقیقت سوال جواب کی صورت میں تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(صحیح البخاری، جلد1، باب سؤال جبریل النبی، صفحہ19، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اِسی طرح حضرت حنظلہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ والی روایت میں بھی فرشتوں کے تشکُّل پر بڑی واضح دلیل ہے۔ مفہومِ روایت

یہ ہے کہ حضرت حنظلہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اپنی عام معاشرتی زندگی میں قلبی حالت کی تبدیلی پر انتہائی پریشان تھے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں، تو قلبی رِقَّت، خوفِ خدا، رضائے الٰہی کی تڑپ، جہنم کا خوف اور جنت کی تمنا اپنے عروج پر ہوتی ہے، مگر جب گھر یا زندگی کی دیگر مصروفیات میں مگن ہوتا ہوں، تو مذکورہ کیفیت برقرار نہیں رہتی۔ اِس قلبی احوال کے اختلاف کو نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کیا، تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تم ہمیشہ اُسی کیفیت میں رہو، جس کیفیت میں میرے پاس ہوتے ہو، تو یقین جانو کہ فرشتے تمہاری مجلسوں میں، تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔ (جامع الترمذی، جلد4، صفحہ283، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

اِس حدیث مبارک کے آخری جملے صراحت کے ساتھ اِس چیز کا اِمکان ثابت کر رہے ہیں کہ فرشتے بشکلِ انسانی گھروں، راستوں اور آرام گاہوں میں صالحین سے مصافحہ کر سکتے ہیں۔

مذکورہ آیت، تفاسیر اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسّلام انسانی صورت میں ہی آئے تھا اور فی نفسہ فرشتہ انسانی صورت میں متشکل ہو سکتا ہے، چنانچہ تفسیرِ بیضاوی میں فرشتوں کی حقیقت وماہیت بیان کرتے ہوئے لکھا گیا: ”ذهب أكثر المسلمين إلى أنها أجسام لطيفة قادرة على التشكل بأشكال مختلفة، مستدلين بأن الرسل كانوا يرونهم كذلك“ ترجمہ: اکثر اہلِ اسلام کا مؤقف یہی ہے کہ فرشتے لطیف اجسام والے ہیں اور مختلف صورتوں میں متشکل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ اِس چیز سے دلیل پکڑتے ہیں کہ رسول اُن فرشتوں کو انسانی صورت پر ہی دیکھا کرتے تھے۔ (تفسیر البیضاوی، جلد1، صفحہ49، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نبیوں اور فرشتوں کی زیارت وملاقات کے متعلق علامہ سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شاندار کتاب ”تنویر الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک“ تصنیف فرمائی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

17 جمادی الاولی 1443ھ/22 دسمبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے دائر ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے